رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۶ | ۲۱۔جنوری ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ | نمبر ۵۵

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت عام طور پر اچھی رہی۔ دو تین دن حضور بعد از نماز عصر مسجد میں تشریف فرما رہے۔ خطبہ جمعہ بھی حضور نے پڑھا۔ لیکن بروز ہفتہ کسی قدر ضعف کی شکایت پیدا ہوگئی

۱۸۔ تاریخ اچھی بارش ہوئی جس سے فصلوں کو فائدہ پہنچنے کی امید کی جاتی ہے۔

اس دفعہ سالانہ جلسہ کی منتظمہ کمیٹی کے سکرٹری جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تجویز ہوئے ہیں۔ جو غرابھی سامان وغیرہ میں مصروف ہیں گذشتہ سالوں کی طرح جو اصحاب جلسہ کی کسی ضرورت کا پورا کرنا اپنے ذمہ لینا چاہیں وہ انھیں اطلاع دیں۔

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششتم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا -

ھفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی و حلیمی سے زندگی بسر کریگا

ھشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال - اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا -

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دھم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

---

اخبار احمدیہ

ونجواں میں تبلیغ

برادر علی محمد صاحب موضع ونجواں سے لکھتے ہیں

کہ پچھلے دنوں جناب حافظ روشن علی صاحب چودھری حاکم علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب طالبعلم یہاں آئے - اور تقریریں کیں - جناب حافظ صاحب کے وعظوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہوئے جو احمدیوں کے پاس تک سے گذرنا نہیں چاہتے تھے - خدا کے فضل سے ۱۲ کس مرد و عورتیں سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے - اللہ تعالیٰ استقامت دے - آمین

ضلع جہلم میں تبلیغ

جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی لکھتے ہیں - کہ موضع جادہ میں ایک صاحب منشی کرم علی صاحب کی دعوت پر جو پہلے مخالف تھے اور اب ایک سال سے احمدی ہیں - حاضرین کو تبلیغ کی گئی - ۶ کس مرد وزن سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے -

ضلع امرتسر میں تبلیغ

شیخ چراغدین صاحب مبلغ سٹھیالہ سے لکھتے ہیں - کہ گانوں بگانوں تبلیغی دورہ کر رہا ہوں ایک گانوں میں ایک صاحب منشی عبدالقادر صاحب نے بیعت کی - بعض لوگوں نے قادیان میں آکر بیعت کرنے کا اقرار کیا - احباب دعا فرمائیں - کہ خدا اُن لوگوں کے سینہ قبول حق کے لئے کھولدے

ولادت

مرزا احمد بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ہاں لڑکا متولد ہوا اللہ مبارک کرے -

درخواست دعا

ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف جھنگ سے اپنے لئے اور بعض احمدی طلباء کے لئے جنہوں نے امتحان انٹرنس دینا ہے درخواست دعا کرتے ہیں - احباب دعا فرمائیں

نماز جنازہ

جناب سید تاج شاہ صاحب صوبیدار موضع کھیڑ ضلع گجرات فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں -

میری اہلیہ کی وفات

برادر ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کئی ماہ سے مشکلات میں سے گذر رہے ہیں - اور حال میں ان کی اہلیہ صاحبہ کی وفات نے ان کے زخمی دل کو اور زیادہ مضمحل کردیا ہے ہم تالیف قلب کے لئے انکی مندرجہ ذیل سطور شائع کرتے ہیں - احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انکی مشکلات کو دور کرے -

خاکسار ایک عرصہ سے ابتلاؤں میں مبتلا ہے ملازمت کے متعلق ایک ابتلا کے دوران میں خاکسار کی اہلیہ جن کا نام رحمت بی بی تھا - تقریباً ڈیڑھ ماہ بعارضہ قلب بیمار رہکر ۲۹ - دسمبر کو بوقت عصر اس جہان فانی سے کوچ کرکے اپنے رب کو جا ملیں - اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں - مرحومہ نہایت نیک طینت اور صالحہ بی بی تھیں - سنہ ۱۹۰۷ء میں میرے ہمراہ ہجرت کرکے یہاں آئیں - اور پھر جب سنہ ۱۹۱۰ء میں خاکسار کا تعلق سرکاری ملازمت سے ہوگیا - تو میرے ہمراہ سیالکوٹ اور لاہور میں رہیں - لیکن اس عرصہ میں بھی کئی کئی مہینوں تک قادیان ہی میں رہائش رکھتی تھیں عرصہ ۸ سال سے وطن بھی نہیں گئی تھیں - یوں وطن جانے کی آرزومند بہت تھیں - مگر کسی اچھے وقت کی منتظر تھیں - حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر مشرف بہ بیعت ہوئی تھیں - وطن ضلع لدھیانہ تھا - میری صحبت میں رہکر قرآن کریم اور احادیث کے ضروری مسائل انکو اچھی طرح آتے تھے - اور بعض آیات و احادیث کے مضامین کو مشروحہ نور معرفت جو حق نے ان کے قلب میں ودیعت کر رکھا تھا جھٹ سمجھ جاتی تھیں - اور اکثر اوقات رقت کے ساتھ آبدیدہ ہو جاتی تھیں - حریت - سادگی - مہمان نوازی - غریب نوازی اور اولوالعزمی ان کی فطرت کا جوہر تھا - اکثر دعاؤں کا جواب بذریعہ الہام اور رویائے صادقہ پاتی تھیں - جب کبھی میں کوئی خاص دعا کرتا - تو اس کا جواب بھی انھیں پر منکشف ہوتا -

اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرنا بھی واجبات سے ہے - جنہوں نے مرحومہ کی علالت کے دنوں میں نہایت شفقت اور غریب نوازی کو کام فرماکر اکثر بیش قیمت ادویہ جن کو آپ ضعف قلب کی مرض میں خود استعمال فرماتے تھے - اپنے ہاں سے عنایت فرمائیں - کئی دفعہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب کو ہمارے مکان واقع دار العلوم میں بھیجا - اس ہمدردی اور بزرگانہ شفقت کا شکریہ الفاظ میں ادا نہیں ہوسکتا - ہمارے پاس اس کے صلے میں دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرماوے - آمین -

مرحومہ کی عمر ۳۸ سال کی تھی - ایک لڑکا بعمر ۱۱ سال اور اس سے چھوٹی دو لڑکیاں چھوڑی ہیں - جو سکول میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء

امام جماعت احمدیہ علمائے دیوبند سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں

۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کے اخبار الفضل میں جسے شائع ہوئے اب ۴ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ ہو چکا ہے "کیا علمائے دیوبند ہم سے مباہلہ کریں گے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا تھا۔ اور یہ پرچہ اسی وقت علمائے دیوبند کی خدمت میں بھیجا گیا تھا۔ پھر اسی مضمون کو انجمن احمدیہ میرٹھ نے چھپوا کر ان کے پاس بذریعہ رجسٹری پہنچایا تھا۔ اس مضمون کے شائع کرنے کی محرک مولوی حبیب الرحمن صاحب مددگار مہتمم دیوبند کی وہ تحریر ہوئی جو انھوں نے علمائے دیوبند پر الزام لگانے والوں کے جواب میں بالفاظ ذیل شائع کی تھی۔ کہ

"ان معاندوں کو باہمہ کوئی دلیل اور حجت رد کرنے والی نہیں ..... تو پھر صورت فیصلہ وہی ہے جس کی نسبت کلام اللہ میں ارشاد ہے۔ قُلْ تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کا حکم بمقابلہ ان لوگوں کے ہوا تھا جن کا جحود و عناد اور کج بحثی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی۔ کہ کوئی قوی اور روشن دلیل بھی ان کے لئے مفید نہ تھی۔ پس جماعت معترضین جمع ہو جائے اور موافق شرائط و قواعد مباہلہ کرے۔ جماعت دیوبند تیار ہے"

ضمیمہ اخبار الخلیل یکم ستمبر ۱۹۱۸ء

علمائے دیوبند کی طرف سے مذکورہ بالا الفاظ میں جو مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی گئی تھی۔ اس کو پیش نظر رکھ کر ہم نے انھیں دعوت دی تھی۔ کہ جب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کرنے کو تیار ہیں تو آئیں ہمارے ساتھ اس امر کے بارے میں مباہلہ کر لیں۔ جس پر آخرت کی نجات کا دارومدار ہے۔ وہ اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتے ہیں پیش کریں اور پھر ہمارا جواب سنیں۔ اس کے بعد اگر انھیں یقین رہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اس کا امام (نعوذ باللہ من ذالک) مفتری اور کذاب اور اپنے دعوے میں غیر صادق تھا تو ہم سے حسب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد تصفیہ شرائط مباہلہ کر لیں۔

ہماری اس دعوت کے جواب میں علمائے دیوبند نے طویل خاموشی کے بعد ۲۹۔ ربیع الاول کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جو ۱۶۔ جنوری ۱۹۱۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی کو ہمارے پاس کئی دن کے بعد پہنچا ہے۔ اس میں اول تو اس بات پر حیرانی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ

"ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت الفضل وغیرہ نے علمائے دیوبند کو کس بنا پر مخاطب کیا ہے"

حالانکہ ہم نے اپنی دعوت میں علمائے دیوبند کو مخاطب کرنے کی وجہ خاص طور پر بیان کر دی تھی۔ اور بتا دیا تھا کہ ان کی اپنی ہی تحریر ہماری طرف سے دعوت مباہلہ دیئے جانے کی محرک ہے۔

پھر احقاق حق پر آمادگی ظاہر کرتے ہوئے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ

"مرزائی جماعت سے عموماً۔ اور اخبار الفضل سے خصوصاً یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ مضمون جو اخبار الفضل میں مرکزی جماعت (علمائے دیوبند) کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔ اس کا ذمہ دار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے۔ آیا مرزائی جماعت کے مرکز کی طرف سے اور مرزا محمود احمد صاحب جانشین مرزا صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہے۔ یا صرف الفضل کے ایڈیٹر اور بعض غیر معتد بہ افراد کی طرف سے ...... پس ہم اخبار الفضل سے اس امر کو صاف کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر درحقیقت ان کی غرض حق و باطل کا تصفیہ کرنا اور روز روز کا جھگڑا مٹانا ہے۔ تو مرزائی جماعت کے مرکز سے اس کی ذمہ داری ظاہر کریں۔ اور لکھیں کہ مرزا محمود صاحب اور مرزائی جماعت کے معتمد ارکان جس میں الفضل کا ایڈیٹر بھی ہو احقاق حق کے جملہ طرق استعمال کرنے کے لئے تیار و آمادہ ہیں۔ مرکزی حیثیت سے ایسی تحریر ہمارے پاس آنی چاہئے۔ جس کے بعد اسی کے انداز سے علمائے دیوبند کی طرف سے اطمینان بخش جواب بھیجا جائے۔ اور وہ امور لکھے جائیں۔ جن کی اس کارروائی کے لئے ضرورت ہے"

اگر یہ الفاظ محض دفع الوقتی اور معاملہ کو طول دینے کی غرض سے نہیں لکھے گئے۔ بلکہ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ کہ الفضل نے مباہلہ کی جو درخواست دی ہے۔ وہ اس نے صرف اپنی طرف سے۔ اور اپنی ذمہ داری پر دی ہے۔ یا "مرزا محمود صاحب جانشین مرزا صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہے" تو ہم انھیں اس دعوت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق ایک مضمون لکھتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں دی تھی۔ کہ

"اگر علمائے دیوبند یا علمائے فرنگی محل مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو میں بغیر ان دونوں شرطوں کے صرف ان کی تحریر پر ان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں" (الفضل ۱۵ جنوری سنہ ۱۹ء)

یہ صاف اور کھلے الفاظ میں علمائے دیوبند کو جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے دعوت مباہلہ دی جاچکی ہے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ علمائے دیوبند بھی اس دعوت سے ناواقف نہیں ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا اشتہار میں خواجہ حسن نظامی کی بنسبت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے جو مضمون شائع ہوئے ہیں۔ ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "مباہلہ کے اثر علم ہونے کی غرض سے جس کی ضرورت مرزا محمود صاحب نے بمقابلہ خواجہ حسن نظامی صاحب اعتراف کیا ہے۔ خود ان کو تیار ہونا چاہئے"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے ضرور ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے۔ جو خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ اور جب ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے۔ تو اس دعوت مباہلہ کو بھی ضرور پڑھا ہوگا۔ جو انہیں دی گئی تھی علاوہ ازیں الفضل کا وہ پرچہ جس میں مذکورہ بالا دعوۃ مباہلہ شائع ہوئی تھی اسی وقت انہیں بھیجا گیا تھا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریر کے ہوتے ہوئے جس میں نہایت صاف الفاظ میں علمائے دیوبند کو دعوت مباہلہ دیگئی ہے اور کسی تحریر کی ضرورت نہیں اور اصل ہم نے اسی دعوت کی طرف علمائے دیوبند کو ایسے موقعہ پر جبکہ وہ خود ایک معمولی سی بات پر اپنے مخالفین کو مباہلہ کی طرف بلا رہے تھے توجہ دلائی تھی۔ اور اسی کی بنا پر بطور یاددہانی لکھا گیا تھا۔ کہ کیا علمائے دیوبند ہم سے مباہلہ کریں گے۔ پس جب ان کو ہمارے امام کی طرف سے آج سے ایک سال قبل دعوت مباہلہ دیجاچکی ہے اور اس کے متعلق تاحال انہوں نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ تو پھر الفضل کے مضمون پر یہ پوچھنے کے کیا معنی کہ "مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے" اور یہ کہنے کا کیا مطلب کہ مرزا محمود صاحب کو آگے بڑھنا چاہئے۔ "مرزا محمود" تو خدا کے فضل وکرم سے اور اسی کی توفیق سے عرصہ ہوا آگے بڑھ کر آپ لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دے چکے ہیں۔ لیکن آپ ہی کروٹ نہ لیں تو کیا کیا جائے۔ ہاں اب جبکہ آپ نے ایک طریق سے مجبور ہوکر ہماری دعوت مباہلہ کے متعلق یہ دریافت کیا ہے کہ

"اس کا ذمہ دار اور مباہلہ کی دعوت دینے والا کون ہے"

تو ہم آپ کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ اس کا ذمہ دار وہی ہے۔ جس نے عرصہ ہوا آپ سے مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ اور جو جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام ہے۔

پس ہم آپ لوگوں کو یہ اطلاع دیتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ اب جبکہ آپ کو اپنی منشاء کے مطابق ذمہ داری کا پتہ لگ گیا ہے۔ آپ جلد سے جلد وہ امور لکھیں گے۔ جن کی مباہلہ کی کاروائی کے لئے ضرورت ہے۔ اور اس بات کا اچھی طرح خیال رکھیں گے۔ کہ کوئی بات سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو۔ ہاں آپ کو یہ بھی یاد رہنا چاہئے۔ کہ مباہلہ کا اثر عام ہونے کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ امید ہے کہ ہمارا یہ اعلان آپ کے لئے تسلی بخش ہوگا۔ اور آپ مباہلہ کے لئے جلد سے جلد کارروائی کریں گے +

تناسخ کی تردید آریوں کی زبانی

تناسخ آریوں کا مسلّم مسئلہ ہے۔ اسپر وہ بڑے بڑے مباحثے کیا کرتے ہیں۔ اور کیوں نہ کریں ان کی نجات کا تعلق ہی تناسخ سے ہے جس کی وجہ سے انسان سے بندر۔ سور۔ کتا۔ گدھا۔ الو۔ گیدڑ۔ چوہا۔ سانپ۔ غرض ہر بری سے بری چیز بننا پڑتا ہے۔ اس مسئلہ کی نامعقولیت کے لئے متعدد دلائل دیئے جاتے ہیں۔ مگر وہ تو مخالف کی زبان وقلم سے نکلتے ہیں اس لئے غالباً آریہ صاحبان اپر توجہ کرنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ مگر یہاں ہم انہیں کی زبان سے تناسخ کی تردید میں ایک دلیل سناتے ہیں۔

آریہ سماج کی سب سے بڑی دلیل تناسخ کی تائید میں یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ دنیا میں جو اختلاف ہے، کہ کوئی اندھا ہے۔ کوئی کانا۔ کوئی لنگڑا ہے کوئی اپاہج۔ کوئی گنجا ہے کوئی گنجا۔ لیکن ان کے مقابلہ میں کئی خوبصورت صحیح الاعضاء اور متناسب القویٰ ہوتے ہیں۔ اور ان میں کوئی جسمانی نقص نہیں ہوتا اس کے متعلق آریہ صاحبان کہتے ہیں۔ کہ یہ جو بدشکل اور بدقوارہ ہیں۔ انہوں نے پہلی جون میں برے اعمال کئے تھے جس کے نتیجہ میں انہیں یہ بدشکل اور حلیہ ملا۔ مگر برخلاف ان کے جو لوگ خوبصورت ہیں انہوں نے پہلی زندگی میں درجہ اعلےٰ کے عمل کئے۔ اس لئے حسب قاعدہ تناسخ عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی حالت میں پیدا کئے گئے۔ یہ ہے آریوں کی دلیل جو تائید تناسخ میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے خلاف وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ بیماریاں اور جسمانی نقائص اولاد کو اپنے ماں باپ سے ورثہ میں ملتے ہیں۔ چنانچہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۸ء کے "آریہ پترکا" میں "پٹین ٹ" کے مخالفین کی تردید کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

"والدین کی بیماریوں اور بد عادات کا اثر بچوں کو ورثہ میں ملتا ہے۔ لہذا جو ماں باپ اپنے بچوں کو بیماریاں اور بد عادات ورثہ میں دیتے ہیں وہ ظلم کرتے ہیں جسکا تدارک ہونا چاہئے"

پھر آگے چل کر اسی مطلب کو واضح اور زوردار کرنے کے لئے لکھا ہے کہ:۔

"لہذا ہم ایک بار پھر کہتے ہیں۔ کہ بیمار اور عیبی اولاد پیدا کرنا۔ جرم ہے۔ گناہ ہے۔ پاپ ہے۔ اور ظلم ہے"

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ بیمار اور ناقص الاعضاء اولاد پیدا کرنا آپکے پہلے اصول کے مطابق انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کی ایسی ناقص حالت میں پیدائش تناسخ کا نتیجہ ہے۔ اس صورت میں نہ کوئی جرم ہے نہ ظلم

ہے۔ نہ ستم ہے۔ بلکہ ایک سزا ہے۔ جو ہر حالت میں ملنی چاہیئے۔ اس سے محفوظ رہنا آپ لوگوں کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر بیمار خاندانوں میں شادی کرنا ناقص الاعضاء اولاد کے پیدا ہونیکا باعث ہے۔ تو تناسخ کا مسئلہ غلط اور اگر تناسخ کے باعث ناقص الاعضاء اولاد پیدا ہوتی ہے۔ تو بیمار خاندانوں میں شادی کرنا کوئی ظلم نہیں جس کے خلاف آپ آواز اٹھاتے ہیں۔ کیا آریہ پتر کا ان دونوں باتوں میں تطبیق کرکے دکھلائیگا

سہارنپوری پردہ نشینوں کو اطلاع

۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کی بات ہے۔ کہ ہم نے علماء دیوبند کو ان کے اس اعلان کو مدنظر رکھکر مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ جو انھوں نے ایسے لوگوں سے مباہلہ کرنے کے لئے شائع کیا تھا۔ جن کا خیال تھا۔ کہ مولوی محمود حسن صاحب سابق مہتمم دیوبند کے سازش میں شریک ہونے کی خبری علمائے دیوبند نے کی ہے۔ اور لکھا تھا کہ جب علمائے دیوبند کے نزدیک کسی امر کا فیصلہ مباہلہ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ تو کیوں ہم سے اس امر کے بارے میں مباہلہ نہیں کرتے۔ جس پر آخرت کی نجات کا دارومدار ہے۔ یعنی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے متعلق جنھوں نے اس زمانہ میں خدا کا نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے جواب میں دیوبندی علماء بولتے۔ اور اگر ہمارے ساتھ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مباہلہ کرنے میں انھیں کچھ عذر ہوتا۔ تو پیش کرتے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ایک دفعہ الفضل کا پرچہ براہ راست بھیجنے اور دوسری بار اسی مضمون کو انجمن احمدیہ میرٹھ کے اشتہار کی صورت میں چھاپکر بذریعہ رجسٹری ارسال کرنے کے ان کے خاموش رہنے پر سہارنپور سے کسی مجہول الحال انجمن کی طرف سے چند دن ہوئے۔ ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس میں بہت سی غلط بیانیوں اور بیہودہ سرائیوں سے کام لیتے ہوئے علمائے دیوبند کو مباہلہ سے بچانے کی کوشش کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں ہم نے ۱۰- دسمبر کے پرچہ میں بعنوان "مباہلہ کی طرف آیئے" لکھا کہ ہم ان غلط بیانیوں کا اس وجہ سے جواب دینے کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے۔ کہ اگر مباہلہ قرار پاگیا۔ تو ان سب باتوں کا خودبخود فیصلہ ہو جائیگا۔ اشتہار شائع کرنے والوں کو اصل مقصد کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اگر ان کے پاس صداقت ہے۔ اگر وہ اپنے فرض مذہبی اور منصبی کے ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ خدا کے برگزیدہ حضرت مرزا صاحب کے کسی خادم کے مقابلہ پر آکر مباہلہ کرنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ تو وہ سامنے آئیں اور آئوں بائوں اور حیلوں حوالوں سے راہ فرار اختیار نہ کریں جسکا آسان اور عمدہ طریق یہ ہے کہ علمائے دیوبند وغیرہ جو ہمارے مخاطب اوّل تھے مل کر اپنے میں سے جس کو چاہیں اپنا قائم مقام قرار دیں۔ اور اسکی کامیابی اور ناکامی کو اپنی کامیابی یا ناکامی کا اعلان کرکے پیش کریں۔ یہ کیا بیہودگی ہے۔ کہ خود تو اشتہار شائع کرنے والوں کو اتنی بھی جرأت نہو۔ کہ اپنے میں سے کسی ایک کا نام بھی لکھ دیں۔ اور مطالبہ یہ ہو کہ "مرزائی جماعت کے تمام نفوس اپنی یکجائی اور متفقہ قوت کے ساتھ عموماً اور مرزا محمود احمد صاحب خصوصاً ہمارے مقابلہ میں آ دیں۔ اور تقریری مناظرہ کے بعد بھی کچھ طے نہ ہو۔ تو حسب تحریر خود مباہلہ کریں" ہم نہیں سمجھتے کہ پس پردہ بیٹھ کر یہ الفاظ لکھنے والے کون لوگ ہیں۔ ان کی کیا حیثیت ہے۔ ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کے لئے کوئی تیار بھی ہے۔ یا نہیں۔ پس اگر کسی کو مباہلہ کرنے کی ہمت ہے تو اپنے نام کے ساتھ اعلان شائع کرے اور اس میں اس بات کی بھی تصریح کردے۔ کہ میں تمام ان علماء کا قائم مقام بن کر جماعت احمدیہ کے قائم مقام سے مباہلہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ جو مرزا صاحب کے مخالف ہیں"

اس کے جواب میں پھر سہارنپور کی اسی گمنام انجمن نے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں اشتہار لکھنے والوں نے اپنی رذالت اور سفاہت کا تو کافی سے زیادہ ثبوت دیدیا ہے۔ لیکن اصل بات کی طرف پھر بھی نہیں آئے۔ اور نہ ہی اپنا نام بتایا ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا کہ اشتہار شائع کرنے والے کس شان و حیثیت کے انسان ہیں اور انھیں علمائے دیوبند کی قائم مقامی کا کہاں تک حق پہنچتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم سہارنپوری پردہ نشینوں کو مخاطب کرنا تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ نیز چونکہ علمائے دیوبند نے اب خود ہماری دعوت پر توجہ کی ہے۔ اور ایک اشتہار شائع کرکے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جس کا آج ہی کے پرچہ میں جواب دیدیا گیا ہے۔ اس لئے ہم سہارنپور کے اشتہار شائع کرنے والوں کے متعلق اس دعوت مباہلہ کے سلسلہ میں کچھ لکھنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ البتہ انھیں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عزیز صاحب فاروق نے ان کی خدمتگزاری اپنے ذمہ لے لی ہے۔ چنانچہ ان کے دو نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ اور وہ انشاء اللہ نہایت عمدگی کے ساتھ آپ لوگوں کا گھر پورا کرے گا۔

احباب کو اطلاع

اسی اخبار میں علمائے دیوبند کے جواب میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ اشتہار کی صورت میں الگ بھی شائع کیا گیا ہے۔ تاکہ عام طور پر تقسیم کیا جاسکے۔ احباب بہت جلد حسب منشاء منگوا کر تقسیم کریں۔ دفتر ترقی اسلام سے منگوا کر تقسیم کریں۔

یوپی کے احباب کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

ولایت میں تبلیغ اسلام

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے مرسلہ تازہ کوائف

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایم-آر-اے-ایس- ایم- ایس-بی- ایف-پی-سی کو خدا تعالیٰ جزاء خیر دے۔ جو نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ ولایت میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقعہ بھی جو انھیں میسر آتا ہے۔ لوگوں کو حق کی طرف متوجہ کرنے کے بغیر نہیں جانے دیتے۔ حال میں ان کی طرف سے جو ایک مضمون ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اور جس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس کو پڑھ کر احباب کرام اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ جناب مفتی صاحب موصوف تبلیغ اسلام کے لئے کیسے کیسے عمدہ موقعہ بہم پہنچاتے۔ اور پھر ان سے کس بے نظیر ذہانت اور قابلیت سے کام لیتے ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ حکام اور عمائدین سلطنت کو کیسی خوبصورتی کے ساتھ اپنے مشن کی طرف توجہ دلاتے ہیں ہماری دعا ہے۔ کہ خدا آپ کو ابلاغ حق کی اس سے بھی بڑھ کر توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ احباب جہاں ان حالات کو پڑھ کر مسرور ہوں۔ وہاں انھیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ ولایت میں جس قدر تبلیغ کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ اسی قدر اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ ایڈیٹر

سفر افریقہ ملتوی جیسا کہ گذشتہ رپورٹ سے احباب کرام کو معلوم ہو چکا ہوگا عاجز نے جو درخواست افریقہ جانے کے لئے پاسپورٹ کے واسطے کی تھی۔ وہ منظور نہیں ہوئی۔ حسب مشورہ برادرم قاضی صاحب خود دفتر پاسپورٹ میں گیا۔ اور دوبارہ درخواست بھی دیگئی۔ اور کوشش کی گئی۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی صاحب سکرٹری آف انڈیا آفس اپنے ۱۴ نومبر کے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ محکمہ صاحب امیر البحر کے احکام اس بارے میں بہت سخت ہیں۔ اور بغیر کسی نہایت اشد ضرورت کے سفر سمندر کی اجازت کسی کو نہیں دیجاتی۔ جہازوں کی بھی کمی ہے۔ کیونکہ اکثر جہاز جنگی خدمات میں مصروف ہیں۔ لیکن اب چونکہ جنگ ختم ہونے والا ہے۔ اس واسطے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ تک حالات بہت کچھ ترقی پا جائیں گے۔ اور پھر افریقہ جانے کے واسطے سہولت ہو جائیگی۔ صاحب انڈیا آفس کے ہر دو خط کی نقل معرفت دفتر ترقی اسلام بحضور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن وایدہ اللہ ونصرہ اللہ بھیجدی گئی ہے۔

ٹارقی اس سفر کے ملتوی ہونے کے سبب عاجز ۱۴- اکتوبر کو ٹارکی چلا آیا۔ یہ شہر ملک انگلستان کے جنوب مغربی حصہ میں لنڈن سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ دس بجے لنڈن سے سوار ہو کر قریب اڑھائی بجے یہاں پہنچا راستہ میں کہیں ریل تبدیل نہیں ہوئی۔ یہ علاقہ بہت سرسبز ہے۔ ہوا اچھی ہے۔ کہتے ہیں لنڈن کی نسبت یہاں سردی کم ہوتی ہے۔ ابھی تک تو مجھے کچھ فرق چنداں معلوم نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ سورج زیادہ دیر تک بادلوں سے باہر رہتا ہے۔ ایک انگریز کے مکان پر دو کمرے اسباب سے سجے ہوئے کرایہ پر لئے ہیں۔ اور بھی چند کرایہ دار مہمان اس مکان پر رہتے ہیں۔ صاحب اور اس کی لڑکی اور بہن کھانا پکانے۔ کھلانے کمروں کو صاف کرنے کی خدمات بجالاتے ہیں۔ اور ہر طرح سے خاطرداری سے پیش آتے ہیں۔ میرے کھانے کے لئے گوشت شہر پلموتھ کے یہودی قصاب کی دوکان سے بذریعہ ڈاک آتا ہے۔ آب وہوا کی سردی کے سبب گوشت کئی دن تک اچھی حالت میں رہتا ہے۔ کھانا میں اپنے کمرے میں کھاتا ہوں۔ دن بھر کمرے میں آگ جلتی ہے۔ ۲۱- دسمبر ۱۹۱۸ء

ٹون ہال میں تبلیغ ۸- نومبر کی شام کو ٹارکی کے ٹون ہال میں جس کو یہاں کا کمیٹی گھر کہنا چاہیئے معززین شہر کا جلسہ تھا۔ اور ایک ممبر لورڈ نے ایک لیکچر دیا جو اس مضمون پر تھا کہ شہر کس طرح بنتے ہیں۔ اور ان کا انتظام کس طرح کرنا چاہیئے ایسے مضمون کے اندر بظاہر میرے۔ لئے بولنے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ مگر دل نے نہ چاہا کہ عاجز موجود ہو اور مجلس ذکر یار سے خالی رہے۔ لیکچرار کی تقریر کے بعد میں کھڑا ہوا اور میرے ریمارکس اخباروں میں چھپے ہیں۔ میں نے کہا کہ لیکچرار صاحب نے ایک شہر کی بناوٹ اور انتظام کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ بہت مفید ہے میں تو ایک گانوں کا رہنے والا ہوں۔ اور وہ گانوں ایک نبی اللہ کی پیشگوئی کے مطابق دن بدن ترقی کر رہا ہے اس گانوں کا نام قادیان ہے۔ اور ٹارکی کے دوسرے سلے بل کے پہلے تین حروف قادیان کے پہلے تین حروف سے ملتے ہیں۔ یہ ایک عجب اتفاق ہے۔ حضرت احمد نبی اللہ کو جو الہام الٰہی ہوا اس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ قادیان کا شہر بہت بڑھیگا۔ ایسے شہر کی ترقی کے متعلق لیکچرار صاحب نے کیا جواب دینا تھا انھوں نے کہا گانوں کا معاملہ الگ ہے ہم ایک شہر میں رہتے ہیں۔ اس تقریر کی رپورٹ اخبارات ٹارکی ٹائمز مورخہ ۱۵- نومبر میں اور اخبار ٹارکی ڈائرکٹری میں چھپی ہیں۔ ہر دو اخباروں کے کٹنگ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کو بھیجدیے گئے ہیں کہ مناسب اقتباس رسالہ میگزین انگریزی میں درج کر دیں۔

سپر چوالسٹ چرچ میں تقریر ۵- نومبر کی شام کو اس گرجا میں ایک جلسہ تھا عاجز بھی وہاں گیا۔ ناظم جلسہ نے کہا کہ اگر آپ کچھ کہنا چاہیں تو پانچ دس منٹ کا وقت آپ کے لئے ہم نکال سکتے ہیں۔ میں نے کہا بخوشی۔ چنانچہ عاجز نے ایک مختصر تقریر میں ضرورت

الہام اور الہام کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہنے پر دلائل دئے۔ سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ بعد تقریر آسی جگہ چند لیڈیوں کو سلسلہ حقہ کے حالات مفصل سنانے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے دو لیڈیاں مکان پر آئیں جن کو تبلیغ کی گئی۔ بہت خوشی کا اظہار کرتی ہوئی بیعت کا فارم بھی غور کرنے کے واسطے لی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔ کہ دین اسلام کو قبول کریں۔ آمین۔ اس مختصر تقریر کا نوکل اخبار ٹارکی ڈائرکٹری نے ۱۲ نومبر کے پرچے میں **مشرقی عالم کا ایڈریس** کی سرخی دیکر ذکر کیا۔

ایسے اخبارات کے پرچے

ایسے اخبارات کے پرچے جن میں ہمارا کوئی مضمون نکلے یا ہمارے متعلق کچھ تذکرہ ہو خرید کر میں اکثر دوستوں کو بھیجدیا کرتا تھا۔ لیکن اب موجودہ حالت میں ہمارے اخراجات میں اتنی گنجائش نہیں۔ اس واسطے نہایت افسوس کے ساتھ یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ لیکن جو صاحب چاہیں کہ ان کے نام ایسے اخبارات کی روانگی کا سلسلہ برابر جاری رہے وہ اس غرض کے واسطے کچھ روپے ارسال فرماویں۔ تو ان کے حساب میں ایسے اخبارات خرید کر روانہ کرتا رہونگا۔ رقم بذریعہ پوسٹل آرڈر آسکتی ہے۔ یا بذریعہ منی آرڈر

جنگ میں ہندوستان کا حصہ

صاحب وزیر ہند نے کیمبرج میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ ایام جنگ میں ہندوستان میں ۱۱ لاکھ ۶۱ ہزار ۸ سو آدمی بھرتی ہوئے۔ اور کل ۱۲ لاکھ ۱۵ ہزار ۶ سو آدمی ہندوستان سے باہر لڑائی کے لئے سمندری سفر میں آئے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان نے اس فتح کے حاصل کرنے میں اپنا حصہ نہیں لیا۔ اور ہند اب سلطنت برطانیہ کا حصہ دار سمجھا جائیگا۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ مگر بڑا حصہ ہندوستان کا یہ ہے۔ کہ وہاں سے ایک اللہ کے رسول نے پہلے سے اس جنگ کے متعلق نہ صرف خبر دی بلکہ تاج برطانیہ کی

308

فتح کے واسطے دعا بھی کی۔

چھتیس ۳۶ نو احمدیان

گولڈ کوسٹ افریقہ جہاں عاجز کو بطور مشنری کے بلایا گیا ہے مگر تا حال پاسپورٹ نہ ملنے کے سبب نہیں جاسکا۔ وہاں کے سکرٹری کا خط آیا ہے جس کے ساتھ انہوں نے ۳۶ نو احمدیوں کی فہرست روانہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت تقویٰ اور صلاحیت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ یہ فہرست اس مضمون کے ساتھ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ارسال کی گئی ہے۔ (پہنچ گئی ہے۔ ایڈیٹر)

ایک اور پیشگوئی پوری ہوئی

ترکوں کا پیغام صلح دینے پر ہمارے ایک مغربی اخبار ٹار بلے نیوز میں چھپا ایا تھا جسکی سرخی تھی "ایک اور نبوت پوری ہو گئی" اس مضمون میں یہ دکھایا گیا تھا کہ ترکوں نے شامل جنگ ہونے میں جو غلطیاں کھائیں۔ ان میں ایک بڑی غلطی یہ تھی کہ انھوں نے اس جنگ کا نام مذہبی جہاد رکھا تھا۔ اس واسطے ضرور تھا۔ کہ وہ شکست کھاتے۔ کیونکہ وقت کے امام اور ملہم من اللہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود نبی اللہ احمد پہلے سے بارہا مفصل مضامین میں یہ سمجھا چکے تھے۔ کہ اب جہاد جائز نہیں۔ اور پیشگوئی فرما چکے تھے۔ کہ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اس اخبار کا کٹنگ بھی ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر کو بھیجا گیا ہے۔

اس اخبار کا ایک کٹنگ فتح کی مبارکباد کے خط کے ساتھ عاجز نے صاحب وزیر اعظم سلطنت برطانیہ کو بھیجا تھا۔ جس کا شکریہ صاحب وزیر اعظم نے اپنے ۱۲- نومبر ۱۹۱۸ء کے خط میں عاجز کو لکھا ہے۔ اس خط کی نقل بھی قادیان روانہ کر دیگئی ہے۔

307

شہدائے جنگ کی یادگار

جنگ میں جو لوگ مارے گئے ہیں۔ ان کی یادگار میں لنڈن کی ایک مرکزی سیرگاہ میں ایک پھولوں کا چبوترہ بنایا گیا ہے۔ جن لوگوں کے اقربا اور دوست جنگ میں قتل ہوئے۔ وہ اپنے عزیز کی یادگار میں پھولوں کے گلدستے لاتے ہیں ہر ایک گلدستے کے ساتھ ایک کاغذ پر مقتول کا نام وغیرہ اور عزت کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد نئے پھولوں کے لئے جگہ بنانے کے واسطے پرانے پھول اور کاغذ اٹھائے جاتے ہیں۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ سب کاغذات محفوظ رکھے جائیں گے۔ اور بعد میں کسی مناسب جگہ پر مستقل طور پر ان کو رکھا جائیگا۔ چونکہ اس جنگ میں احمدیوں کی ایک بڑی جماعت شامل رہی ہے۔ اور ان میں سے ایک تعداد فوت بھی ہوئی ہے۔ اس واسطے میں نے مناسب جانا کہ ان شہیدوں کی یادگار میں ہم بھی ایک گلدستہ وہاں رکھیں۔ چنانچہ ایک پھولدان کے ساتھ ایک موٹا کاغذ باندھ کر اور مفصلہ ذیل الفاظ اس پر لکھ کر وہاں رکھا گیا۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

307

الله

بیادگار

عزیز برادران احمدیہ جنہوں نے محسن گورنمنٹ برطانیہ کی خاطر ایام جنگ میں اپنی جانیں قربان کردیں۔ کیونکہ انھیں اپنے روحانی سردار حضرت نبی اللہ احمد قادیانی مہدی مسیح موعود صلی

کا یہی حکم تھا کہ ہمیشہ اپنی گورنمنٹ کے حق میں فرمانبردار اور تابعدار رہیں اور ہر حال میں گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت اور امداد کریں۔ حضرت نبی اللہ نے پہلے سے اس جنگ کی پیشگوئی کی تھی۔ اور تاج برطانیہ کے لئے دعائیں کیں تھیں کہ وہ کامیاب اور فتحمند ہو۔ صدہا سپاہی فرانس۔ سمرنا۔ دردانیال شام۔ عراق۔ عرب وغیرہ کے میدانہائے جنگ میں لڑائیاں کیں۔ خدا کی رحمت اُن پر ہو جو قتل ہوئے یا زخموں سے فوت ہو گئے۔ خدائے کریم انہیں بہشت عطا کرے۔ آمین

مفتی محمد صادق و قاضی عبداللہ احمدی واعظان ۴ سٹار سٹریٹ پیڈنگٹن لنڈن ماہ نومبر ۱۹۱۸ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ اس عبارت کا ترجمہ ہے جو وہاں انگریزی میں لکھ کر لگائی گئی ہے ہزارہا لوگ روزانہ وہاں جاتے ہیں۔ اور ان تختیوں کو پڑھتے ہیں۔

وبائے انفلوئنزا

الہام الٰہی کے مطابق کہ یورپ میں ایک وبا پھیلے گی۔ مرض انفلوئنزا اس ملک میں ہزاروں کو تباہ کر رہا ہے۔ بعض گھروں میں تین تین چار چار موتیں ہو چکی ہیں علاج کے واسطے ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ صرف یورپ ہی نہیں بلکہ امریکہ۔ افریقہ اور ہر طرف سے اس کے پھیلنے اور خوفناک ہلاکت پیدا کرنے کی اطلاعیں آ رہی ہیں نائجیریا سے ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ اسی مرض سے دو ہزار موتیں وہاں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل۔ کرم اور رحم سے بچائے۔ اور مخلوق کو راہ ہدایت پر لائے کہ وہ اللہ کے رسول کو پہچانیں۔ اور اس کے عذاب سے بچیں آمین

خنزیری بخار

ایک ڈاکٹر نے اخبار میں اپنی رائے چھاپی ہے کہ اس کی ابتدا سور کا گوشت کھانے سے ہوتی ہے۔ اور بسبب متعدی ہونے کے پھیل گیا ہے۔ اس کا اصلی نام سوائن فیور ہے۔ یعنی سور کا بخار۔ جو سور کا گوشت کھانے سے ہو جاتا ہے۔ چونکہ ایام جنگ میں سؤر کا گوشت پہلے کی طرح تازہ دستیاب نہیں ہو سکا بلکہ باسی ہو کر کھانے میں آیا اور اس میں انفلوئنزا کے اجرام بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے ابتدائی سبب اس کا یہی ہے۔

سٹوڈیو کے لیکچر کی تعریف

گذشتہ پچھلی رپورٹ میں یہ لکھ چکا ہوں کہ سکارسڈیل اسٹوڈیوس میں ۲۵- اکتوبر کو خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر ہونے والا تھا۔ مگر بسبب علالت طبع وہ نہ آسکے۔ اور ناظمان جلسہ کی درخواست قبول کرتے ہوئے۔ ان کی جگہ میں نے وہاں لیکچر دیا۔ ان کا مضمون تھا "اللہ تعالےٰ کے حضور خاکساری سے چلنا"۔ میں نے اپنا مضمون رکھا "اللہ تعالیٰ کے حضور خاکساری سے چلنے کا نمونہ؛ حضرت نبی اللہ احمد کی لائف اور تعلیم۔ اس لیکچر کے متعلق صدر جلسہ کا جو خط مجھے آیا ہے۔ اس کا اقتباس یہ ہے۔

"اس لیکچر کے لئے جو آپ نے باوجود بہت تھوڑی پیشگی اطلاع کے سٹوڈیو میں دیا میں آپ کا کافی شکریہ ادا نہیں کر سکتی۔ آپکی تقریر میرے لئے نہایت ہی دلچسپ تھی۔ ہم اہل لنڈن اس بڑے نبی احمد کے متعلق بہت ہی کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ آپ نے ان کے متعلق اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جس کے آپ لنڈن میں امام ہیں فرمایا۔ وہ بہت ہی دلچسپ اور علم آموز ہوا۔ میں محسوس کر رہی ہوں کہ ہم سب آپ کے نہایت ہی احسان مند ہیں۔ کہ آپ نے ہمارے لئے مشرقی مذہب اور تعلیم اسلام کے زیادہ وسیع تفہیم کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور میں اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور امید رکھتی ہوں کہ ہمکو سٹوڈیو میں آپ پھر اس مضمون پر ایک اور لیکچر دیں گے......"

آپکی مخلصہ مسز الیس ال سیمن ۱۳ نومبر ۱۹۱۸ء

ولیعہد جاپان کو تبلیغ

احباب کرام نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ شاہزادہ جاپان پورنس ہی ٹو آف ہیگاشی فوشی ما انگلستان آئے۔ اور ہمارے قیصر جارج پنجم کے ہاں مہمان ہوئے۔ اور اس ملک میں ان کا بہت اعزاز و اکرام ہوا۔ اس موقعہ پر عاجز نے انہیں ایک خط لکھا جو تبلیغی سبز فارم پر تھا۔ اور اس خط میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شاہزادہ موصوف کو سلامتی سفر پر اور کامیابی جنگ پر مبارکباد دی گئی۔ جماعت احمدیہ کے نقطے کے ساتھ اس امر کی بھی وضاحت کر دی گئی تھی کہ اس کے بانی حضرت نبی اللہ احمد مسیح موعود و مہدی معہود ساکن قادیان تھے۔ اس خط کے جواب میں شاہزادہ موصوف کے سکرٹری مسٹر مکوڈیرا ۲۰۔ نومبر ۱۹۱۸ء کے خط میں فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضور شاہزادہ صاحب نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں آپ کو اطلاع دوں کہ وہ آپ کے اور تمام جماعت احمدیہ کے نہایت مشکور اور آپ کے محبت نامہ کو نہایت ہی قدر دانی سے دیکھنے والے ہوئے ہیں...... وغیرہ

خط اور اس کے جواب کی نقل دربار خلافت میں بھیجدی گئی ہے۔

ڈاک کا ٹکٹ

یہاں سے ہندوستان جانے والے خطوط کا محصول ایک عرصہ سے بجائے ایک آنہ فی اڑھائی تولہ کے ڈیڑھ آنہ ہو گیا ہے۔ اور اسی حساب سے ہم ٹکٹ لگاتے ہیں۔ اور ایسا ہی ہندوستان سے جو خطوط انگلستان آتے ہیں اُن پر بھی محصول ڈاک ڈیڑھ آنہ ہو گیا ہے۔ مگر اکثر دوست بسبب ناواقفی کے صرف ایک آنہ میں خط روانہ کر دیتے ہیں چنانچہ پچھلی ڈاک میں بہت سے خطوط پر ہمیں فی خط اربرنگ بسبب کمی ٹکٹ کے دینا پڑا ہے۔ پیاروں کا خط ایک آنہ میں ہرگز مہنگا نہیں صرف اطلاعاً لکھا گیا ہے۔ غالباً جنگ کے ختم ہونے کے سبب نرخ محصول ڈاک پہلے کا سا ہو جائیگا۔

مگر جب تک نہ ہو خط پر ٹکٹ ڈیڑھ آنہ کا لگانا چاہئے

طارقی سے واپسی

عاجز اس خیال سے کہ ٹارکی میں سردی کم ہوگی - وہاں گیا تھا - مگر چنداں لنڈن کی سردی کا فرق نظر نہیں آیا - اس واسطے لنڈن واپس آگیا ہوں اور خیال ہے کہ جہاں تک ممکن ہو لنڈن میں ہی سرما گذارنے کی کوشش کی جائے - اگر سردی بہت ہی زیادہ معلوم ہوئی تو پھر چند ماہ کے واسطے ونٹنر یا کسی دوسری جگہ انشاء اللہ چلا جاؤنگا - یا افریقہ کا پاسپورٹ منظور ہوگیا - تو چند ماہ کے واسطے وہاں جانا ہوگا - ہر صورت میں خط وکتابت کے واسطے میرا ایڈریس یہی رہیگا - اور جو خط اس پتہ پر آئے گا وہ انشاء اللہ جہاں کہیں میں ہونگا مجھے پہنچ رہیگا -

صلح

جس دن جنگ ختم ہوا اس دن عاجز ٹارکی میں تھا - تمام شہر ایک جوش میں تھا - سپاہی باجا بجاتے اور گاتے ہوئے گلیوں میں چکر لگا رہے تھے - برطانیہ کے جھنڈے اور امریکہ کے اور دیگر اتحادیوں کے جھنڈے تمام مکان اور دروازوں پر لہلہا رہے تھے - چھوٹے بچے چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے ناچتے کودتے بازاروں میں خوشی کے گیت گاتے پھر رہے تھے - گرجوں کے گھنٹے صلح کی خوشنودی اور شکریہ میں ہر طرف بج رہے تھے - یہی حال سنا گیا ہے کہ لنڈن میں تھا -

لنڈن کے اخبار میں مضمون

صلح سے دوسرے تیسرے دن عاجز لنڈن واپس آگیا تھا - لنڈن کے اخبار بنام میری بون ریکارڈ کو میں نے ایک مضمون لکھا - جو کہ ایڈیٹر نے ایک مشرقی نبی کے زیر عنوان شائع کیا ہے - اس مضمون کا ترجمہ یہ ہے :-

"تاریخ دنیا کے سب سے بڑے لمبے اور خوفناک جنگ میں سے آخر برطانیہ اور اتحادی طاقتیں فتحیاب اور کامیاب نکل آئی ہیں - اس جنگ کے شروع ہونے سے قریباً سات سال قبل اللہ تعالیٰ کے بڑے نبی حضرت احمد ساکن قادیان ملک ہند نے اس کے متعلق اور زار کی برطرفی کے متعلق پیشگوئی کی تھی - اور ساتھ ہی تاج برطانیہ کی فتح کے واسطے دعا کی تھی - پس وہ پیش گوئی آج پوری ہوئی - اور میں بہ لحاظ ایک احمدی ہونے کے اور پھر بہ لحاظ ایک ہندی ہونے کے قوم برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو اس فتح پر تہ دل سے مبارکباد کہتا ہوں - ہندوستان نے اپنا کام بہت عمدگی سے سرانجام دیا ہے اور وہ اپنے انعام کا مستحق ہے - جو ایسے رنگ میں عطا ہونا چاہئے کہ تمام شعبوں میں تدریجی ترقی کے ساتھ ہندوستان اس آخری مقصد کو پہنچ جائے - کہ وہ تاج برطانیہ کے ماتحت ایک خود مختار ہندوستانی سلطنت کہلائے لیکن ایسا نہ ہو کہ کسی قبل از وقت عطایا کے ساتھ اسکی رفتار کو بہت تیز کرکے جلد بازی کے قدموں کے ساتھ اصلی مقصد کو خراب کر دیا جائے حضرت احمد نبی اللہ اپنے مریدین کو جن کی تعداد ۳ لاکھ کے قریب ہے، ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے - کہ اس قسم کی تحریکات سے جیسا کہ ہوم رول وغیرہ ہیں وہ الگ رہیں - اور اپنی بہبودی و اقبالمندی کے لئے حکومت برطانیہ کی پدرانہ امداد پر وثوق رکھیں اور سلسلہ احمدیہ کے موجودہ امام حضرت محمود بھی اپنی جماعت کو جو ہندوستان میں سب طرف پھیلی ہوئی ہے - اور دیگر ممالک میں بھی اسی طرز پر راہنمائی کر رہے ہیں ۔"

مفتی محمد صادق نمبر ۴ اشار اسٹریٹ لنڈن

اس اخبار کا کٹنگ بھی دربار خلافت میں بھیج دیا گیا ہے - (باقی آئندہ)

الفضل کی اشاعت بڑھانا احباب اپنا فرض سمجھیں - اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور دیں - مینیجر

حضور وائسرائے کی اپیل

اب ہندوستان کے لئے اس معاملہ پر غور کرنے کا وقت آگیا ہے - کہ اُن سپاہیوں کی بہترین امداد کس طرح کی جا سکتی ہے - جنہوں نے جنگ میں اپنی جانیں لڑائیں - اور شدید مصائب کا سامنا کیا ۱۲ - نومبر کو جرمنی کے ساتھ عارضی صلح پر دستخط ہونے کی تقریب پر شملہ میں جو جلسہ ہوا تھا اس میں تقریر کرتے ہوئے میں نے یہ کہا تھا "لیکن ہندوستان کی بابت کیا کہتے ہیں ؟ - اس نے اس جد وجہد میں بڑا اور اعلیٰ حصہ لیا ہے - وہ میدان جنگ میں جرمن غول کے دھاوے کو روکنے کے لئے پہلے شامل ہوا اور آخر تک رہا - اسکی فوجوں نے بہت حد تک اس زلزلہ افگن حربے کو تقویت دی جس نے فلسطین میں ہمارے دشمن کو بیخ و بُن سے ہلا دیا -

اور اب ہمیں نہیں بھولنا چاہئے - کہ ہمیں اُن بہادروں کی وجہ ہی سے فتح حاصل ہوئی ہے جو میدان جنگ میں شہید ہو چکے ہیں - اور جنہوں نے شاندار قربانی کی - ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ جن لوگوں کا گذارہ انہی پر منحصر تھا اُنکی ضروریات کو پورا کریں - ہماری فتح کا انحصار انہیں پر تھا - جو جنگ میں مجروح مقطوع الاعضاء اور ماندے ہو گئے ہیں - ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے - کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہ رہے - ہندوستان کا دل مصیبت زدوں کے لئے ہمدردی سے لبریز ہے - اور میں جانتا ہوں کہ جب میں ان کی خاطر اپیل کرونگا تو ہندوستان امداد دینے سے گریز نہیں کریگا -

گورنمنٹ آف انڈیا نے جنگ کے مصیبت زدوں کی امداد کرنے میں انتہائی کوشش کی ہے ابتدائے جنگ میں اس نے ہندوستانی سپاہ کے زخمیوں کی پنشنوں اور متوفی سپاہیوں کے وارثوں کی پنشنوں میں معتدبہ اضافہ کیا ہے - سپاہیوں کے بچوں کی تعلیم کے واسطے بھی بہت سہولتیں میسر کی گئی

ہیں۔ لیکن یہ امر واضح رہے۔ کہ گورنمنٹ کی امداد صرف ضوابط و قواعد کی حدود کے اندر دیجا سکتی ہے۔ ان قواعد پر کاربند ہوتے ہوئے۔ جو پبلک روپیہ کے تحفظ کے لئے لازمی ہیں۔ گورنمنٹ وظیفہ خواروں کے مختلف خانگی معاملات کا بخوبی لحاظ نہیں کر سکتی۔ اگرچہ کسی مالی رقم کا عطیہ کسی مصیبت زدہ خاندان کے لئے اس کے روٹی کمانیوالے کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ زخمی سپاہی کے لئے آنکھ یا کسی عضو کے نقصان کی ہی تلافی کر سکتا ہے۔ تاہم مجھے اعتماد ہے۔ کہ ہندوستان میں ہزاروں آدمی اس بات کے آرزو مند ہیں۔ کہ وہ اپنے جذبات شکر گذاری کو مادی صورت میں متشکل کریں۔ کیونکہ انھوں نے نہ صرف جنگ کی مصیبتوں سے بلکہ اُن ہولناک خطرات سے مخلصی حاصل کی ہے۔ جو آزادی عالم میں مخل ہوتے تھے۔ ساتھ ہی وہ اُن بہادروں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی کوشش اور کاوش سے یہ مخلصی نصیب ہوئی ہے۔ اس کا بہترین طریق یہی ہو سکتا ہے کہ امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔ کیونکہ اس فنڈ سے مدعا یہ ہے کہ سلطنت برطانیہ کی خاطر لڑنے والوں اور شہیدان جنگ کے وارثوں پر جو بار گراں آن پڑا ہے اُسے ہلکا کیا جائے۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کی کمیٹی نے جس کا پریذیڈنٹ میں ہوں۔ اس بارہ میں خوب غور کیا ہے۔ کہ دوران جنگ میں جن مختلف جماعتوں کو مصائب کا سامنا ہوا ہے۔ اُن کی بہترین امداد کس طرح ہو سکتی ہے۔ ہم نے اپنے مشیروں کے قابل قدر صلاح و مشورے سے ایک سکیم مرتب کی ہے جس سے ہر جماعت اور اس کے ہر فرد کو اس کی ضروریات کے لحاظ سے امداد پہنچ سکیگی۔ ہماری سکیم میں حسب ذیل اشخاص کی امداد کا خیال رکھا گیا ہے۔

(الف) تمام ہندوستانی افسر۔ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی اور شاگرد پیشہ جو میدان جنگ میں زخمی ہونے کی وجہ سے فوج سے علیحدہ ہو گئے ہوں۔ نیز مقتولین جنگ کے متعلقین اور بیوگان

(ب) ہندوستانی فوج اور آرمی ریزرو کے برطانوی افسروں کی بیوگان اور متعلقین جو مفلوک الحال ہو گئے ہوں۔ نیز دیگر خاص رجمنٹوں کے ممبر۔

کمیٹی کا خیال ہے کہ اول الذکر اشخاص کی بہترین امداد پنشنوں میں تھوڑا اضافہ کرنے کی بجائے یکمشت رقوم دینے سے ہو سکتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سرمایہ حاضرہ کو اگر معقول طریقہ پر تجارت میں صرف کیا جائے۔ تو وارثوں کے ذریعہ معاش میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اس طریق سے افزونی آمدنی اُنکی اقتصادی حالت کو محفوظ بنا سکتی ہے۔ اور یہ حالت سرکاری پنشن میں اضافہ کرنے سے معرض ظہور میں نہیں آسکتی۔

عوام الناس کی فیاضی نے امدادی فنڈ کو اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ دوران جنگ میں اس سے عارضی امداد کافی پیمانہ پر دیجا چکی ہے۔ اس طرح پر تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ کی رقم خطیر صرف ہو چکی ہے۔ اور اسوقت مرکزی انجمن کے ہاتھ میں کچھ کم ۸۰ لاکھ روپیہ موجود ہے۔

ہم نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ہماری سکیم کو عملی صورت میں لانے کے لئے۔ ایک کروڑ کی نئی رقم کی ضرورت ہے۔ یہ ایک بھاری رقم ہے لیکن میرا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کا ہمدرد دل اس آواز کے جواب میں جو میں اس کے سپاہیوں کی طرف سے بلند کر رہا ہوں ضرور حرکت میں آئے گا۔

اس فنڈ سے جو امداد دیگئی ہے۔ اس میں کسی قوم یا ملت کی تمیز و تخصیص نہیں کی گئی شروع ہی سے اس کا مقصد اس مصیبت کو کم کرنے کا رہا ہے۔ جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اور یہ ایک ایسا مقصد ہے۔ کہ جو سلطنت برطانیہ کے شہریوں کی ہمدردی کو اُکسانے بغیر نہیں رہ سکتا اور میں ہندوستان کے والیان ریاست اور عوام الناس سے کامل اعتماد کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ اس فنڈ میں فیاضی سے روپیہ دیں۔ اور ثابت کریں کہ اب جبکہ فتح حاصل ہوئی اور امن ہو گیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے حقوق سے بے خبر نہیں ہیں۔ جنہوں نے خدا کے سایہ میں اپنی جان کی قربانی سے ہمیں اس فتحیابی میں امداد دی ہے اور امن کی برکتوں کو ہمارے لئے امر یقینی بنا دیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب مغلیہ گزٹ کی امداد

اگرچہ ہمارے نزدیک مسلمانوں کی ترقی کا راستہ خدا کے تیار کردہ صلسلہ میں شامل ہونے کے سوا نہیں۔ اور نہ ہی ہم جداگانہ قومی طریق پر جدوجہد کے حامی ہیں۔ تاہم کچھ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی اپنی قوم کے اندر دنیوی اصلاح کرنے اور تعلیم کو رواج دینا مفید سمجھتے ہیں۔ اور یہ کوئی امر ممنوع بھی نہیں۔

ایسے لوگوں میں سے جناب مرزا محمد بیگ صاحب ایڈیٹر مغلیہ گزٹ ہیں۔ مرزا صاحب کو مغلوں کی اصلاح اور اُن میں تعلیم عام کرنے کا خیال ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظر میں وہ اپنا کام اخلاص اور محبت سے کر رہے ہیں۔ حضرت بھی اُن کے رسالہ کی اعانت فرماتے ہیں اور ارشاد ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے جو افراد مرزا صاحب کے کام سے ہمدردی رکھتے ہوں اور مغلوں کی اصلاح اور ان میں تعلیم کے رواج میں اعانت کرنا چاہیں وہ مرزا محمد بیگ صاحب ایڈیٹر "مغلیہ گزٹ" لاہور کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اُن کی مدد کریں اور رسالہ خرید فرما دیں۔

یورپ کی خبریں

فرانس میں جرمن قیدیوں سے کام

لندن ۱۵۔جنوری۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے اس کا فیصلہ کرلیا ہے کہ جرمنی قیدیوں سے تباہ شدہ مقامات کی دوبارہ تعمیر میں زیادہ کام لینا چاہیئے۔ اور اسی بنا پر ۲لاکھ آدمی اس خدمت کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔

شرائط توسیع التوائے جنگ

پیرس ۱۴۔جنوری۔جنگی کونسل نے توسیع التوائے جنگ کے متعلق حسب ذیل شرائط پیش کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ تجارتی جہازات کی حوالگی کے علاوہ کارخانوں سے لئے ہوئے مال کی واپسی رشین بینک سے فرینک فرٹ کو سونے کا منتقل کرنا بقیہ آبدوزوں کی سپردگی اور زیر تعمیر آبدوزوں کی تباہی۔

اعلیٰ جنگی کونسل کا فیصلہ

پیرس ۱۴۔جنوری اعلےٰ جنگی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اتحادی جرمنی کو خوراک پہنچائیں گے۔ جس کے عوض میں جرمنی وسائل خوراک کی باربرداری کے لئے اپنے تمام جنگی جہاز جو جرمنی یا غیر جانبدار بندرگاہوں میں ہیں خواہ کسی مقام سے کسی مقام کو جارہے ہوں اتحادیوں کے حوالہ کردیگا۔ جرمن بندرگاہوں پر قبضہ کا کوئی سوال نہیں ہے۔

لاشوں سے چربی نکالی جائیگی

اسٹاکہام ۹۔جنوری۔ پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ شمالی حلقہ کے حکام نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام جانوروں اور آدمیوں کی اُن لاشوں کو قومی ملکیت بنالیا جائے جن کے ساتھ مذہبی رسوم ادا نہوں۔ اور انھیں تحویل پر قبرستان لایا جائے۔ جانوروں کی لاشیں چربی نکالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ آدمیوں کی لاشوں کا کیا استعمال ہوتا ہے۔

مشینوں کی واپسی سے جرمنی کا انکار

(لندن) ۱۴۔جنوری۔برلن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جرمنی نے جو مقبوضہ علاقوں سے مشینیں حاصل کی تھیں ان کے دینے سے تاصلح انکار کردیا ہے۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ ان مشینوں کی واپسی سے جو اس کی حرفتی مزدوروں کے لئے جاری ہیں اسے سخت نقصان پہنچیگا۔

سائبیریا اور شمالی روس میں امریکن افواج کی تعداد

واشنگٹن ۹۔جنوری محکمہ جنگی اعلان کرتا ہے۔ کہ سائبیریا اور شمالی روس میں افواج کی تعداد ۱۲ ہزار ۹ سو اکیاون ہے۔

لارڈ ولنگڈن کا ورود انگلستان

لندن ۱۷۔جنوری۔لارڈ اور لیڈی ولنگڈن اپنے صاحبزادہ کے ہمراہ جو فرانس میں مل گئے تھے شب گذشتہ کو وکٹوریہ اسٹیشن پر پہنچے۔ اور پلیٹ فارم پر ان سے اور دوسرے رشتہ داروں نیز مسٹر مانٹیگو۔ سر ایس۔ پی سنہا مہاراجہ بیکانیر کی نمائندگی کر رہے ہیں سر ولیم ڈیوک سر چارلس بیلے۔ مسٹر ڈبلیو۔ ڈی۔ شیپرڈ ممبر کونسل ہند سر سیکا سٹیس اور کیش سے ملے۔

سپاہ کی سبکدوشی

لندن ۱۴۔جنوری۔ رائٹر کو اطلاع ملی ہے۔ کہ بہت جلد اس بات کی توقع ہے۔ کہ بیرونی ممالک کی افواج سے ۲۵ ہزار سپاہی روزانہ خدمات سے سبکدوش کئے جائیں گے اسی قدر امید بھی کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ علم سبکدوشی ہندوستان کا لحاظ کرتے ہوئے ممکن نہیں۔ جو کہ اصول طب کے لحاظ سے بھی اُن لوگوں کے لئے نامناسب ہے جو گرمی کی برداشت نہیں کرسکتے۔ تقریباً ۲۰ ہزار سپاہی جلد سبکدوش ہوجائیں گے اور بقیہ دوسرے سیشن کے لئے ملتوی رہیں گے۔

اپورٹو میں بدامنی

میڈرڈ ۱۵۔جنوری اطلاع ملی ہے کہ اپورٹو میں بہت بدامنی پھیلی ہوئی ہے اور جمہوریت پسند افواج نے بے ترتیب لڑنے والوں اور اہل شہر کی مدد سے شہر پر قبضہ کرلیا ایک دستہ کے پہنچنے پر جو اس ہنگامہ کو فرو کرنے کے لئے گیا تھا جنگ شروع ہوگئی اور ۱۲۔جنوری کو

ہندوستان کی خبریں

ڈاکٹر انصاری کی تقریر صدارت

جو ڈاکٹر انصاری صاحب نے بحیثیت صدر استقبالی کمیٹی مسلم لیگ ۳۰۔دسمبر کو دہلی کے اجلاس لیگ میں پڑھی تھی۔ وہ ضبط ہو گئی۔

حیدر آباد میں انفلوئنزا کانفرنس

حیدر آباد میں انفلوئنزا کانفرنس ۹۔۱۰۔جنوری کو جناب مولوی غلام اکبر خانصاحب جج ہائیکورٹ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں متعدد ریزولیوشن انسداد مرض کے متعلق پاس کئے گئے۔

نظربندی کے احکام کی عدم تعمیل پر سزا

چاٹگانگ کے اسپیشل ٹریبونل نے دو نظربند مسمیٰ کشتی کانتا پائین اور ہری این چندر کسمیت کو جنہوں نے نظربندی کے احکامات کی اس صورت میں خلاف ورزی کی تھی کہ اپنے مکانات سے بھاگ گئے تھے۔ ڈیڑھ ماہ قید سخت کی سزا ملزمین کو اقبال جرم پر دی۔

بیگم سہروردی کی وفات

مسٹر زاہد سہروردی جج خفیفہ کی بیگم صاحبہ نے انفلوئنزا میں مبتلا ہوکر ۱۲۔جنوری کو کلکتہ میں انتقال کیا مرحومہ اردو ادب میں مستند سمجھی جاتی تھیں۔ اور ایم۔اے کے امتحان میں ممتحن بھی ہوتی تھیں۔

روہیلکھنڈ کمایوں ریلوے کے کلرکوں کی سٹرائک

آر کے آر کے کلرکوں نے بوجہ اس کے کہ ان کی شکایات کو رفع نہ کیا گیا سٹرائک کردی تھی۔ ایجنٹ ریلوے نے ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دیدیا کہ اگر ۴۸ گھنٹے میں کام پر نہ آجائیں گے۔ تو ان کی ملازمت ختم ہوجائیگی

مشترکہ زبان کی کانفرنس

جو ہندی کو مشترکہ زبان بنانا چاہتی ہے۔ فارسی حروف کے حق میں ہے۔

Digtized by Khilafat Library

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال جماعت ہے۔ اور اس میں ہر طبقے کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں تجارتی کاروبار کا اعلان کرنے کے لئے بہترین ذریعہ "الفضل" ہے۔

۱۔ اس لئے کہ سلسلہ کے موجودہ اخباروں میں سے اس کی اشاعت سب سے زیادہ ہے۔

۲۔ یہ مسلمہ طور پر قومی آرگن ہے۔

۳۔ اس میں امام سلسلہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطبات جمعہ اور تقریریں بالالتزام چھپتی رہتی ہیں۔ اس لئے جماعت کے افراد اس کے پرچوں کو نہایت حفاظت سے رکھتے ہیں۔ اور اس کی جلدیں بندھواتے ہیں۔ اس طرح ہر ایک اشتہار عمر بھر کے لئے کار آمد ہو سکتا ہے۔

۴۔ الفضل کے ایک ایک پرچے کو کم از کم دس آدمی ضرور پڑھتے ہیں۔ اس طرح اسکی موجودہ اشاعت سے دس گنا آدمیوں میں اشتہار پھیلایا جا سکتا ہے۔

۵۔ ہم نے خاص رعایت کر کے گذشتہ تین سالوں کی اجرت میں $\frac{1}{2}$ کمی کر دی ہے۔ اب جو نرخ ہے بالکل مقرر شدہ ہے۔ اس میں کمی ہرگز نہیں ہوگی۔ اس بارہ میں خط وکتابت فضول ہے۔

۶۔ اشتہار ہفتہ وار چھپیگا۔ اور مندرجہ ذیل شرح ہفتہ وار ہی کی ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب ہفتہ میں دو بار چھپوانا چاہیں۔ تو ڈبل اجرت سے چھپوا سکتے ہیں۔

۷۔ یہ رعایت بھی کردیگئی ہے۔ کہ اشتہار دینے والوں کو اس مدت کے لئے پرچہ مفت ملیگا۔

۸۔ کسی فحش مرض کا اشتہار نہیں چھپیگا۔ ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار مشتہر ہوگا۔ نہ کہ "الفضل"

۹۔ اجرت ہمیشہ پیشگی لی جائیگی۔ بعض پیشہ ور مشتہر ایک سال کا عہد کرتے ہیں۔ تاکہ اجرت کم دینی پڑے اور ماہوار یا سہ ماہی پیشگی بھیجتے رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر پھر ایک یا دو ماہ بعد اشتہار بند کر دیتے ہیں اس لئے آئندہ (سوائے کسی معتبر مستند کے) تمام اجرت یکمشت پیشگی لی جائیگی۔

۱۰۔ اشتہار دینے والوں کو یہ شکایت حتی الوسع نہیں ہونے دیجائیگی۔ کہ ان کا اشتہار باقاعدہ نہیں چھپتا۔

۱۱۔ الفضل مذہبی پرچہ ہے عقیدتمندوں میں اول سے آخر تک یکساں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے یہ اصرار کی ضرورت نہیں کہ اشتہار مضامین کے کالموں میں درج ہو صفحہ آخر پر اشتہار ہوگا۔

۱۲۔ اشتہار پہلے مینجر کو دکھالیا جائے۔ اور مینجر کو ہر وقت اختیار ہے۔ کہ اشتہار مذکور کی بقیہ اجرت واپس کردے۔

۱۳۔ نرخنامہ

مدت	اجرت صفحہ	نصف صفحہ کی اجرت	کالم کی اجرت	نصف کالم کی اجرت	تہائی کالم کی اجرت	چوتھائی کالم کی اجرت
ایکسال (۴۸ بار)	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۶ ماہ (۲۴)	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ (۱۲)	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ (۴)	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحے پر ہو اسکی اجرت بالمقطع پانچروپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ ۴ روپے زائد ہ۔ فی سطر ۲۰ اجرت ایکبار کے لئے۔

۱۴۔ اشتہاروں کے متعلق اور دیگر تمام انتظامی امور کے لئے یعنی پرچہ کے اجراء یا بندش یا پہنچنے نہ پہنچنے کے بارے میں اس پتہ پر خط وکتابت ہو۔

"مینجر الفضل قادیان گورداسپور پنجاب"

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب مصری پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا